بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

یوم جمعہ

جلد ۳۲ | ۲۴ ماہ نبوت ۱۳۲۳ ہش | ۷ ذی الحجہ ۱۳۶۳ ھ | ۲۴ نومبر ۱۹۴۴ ء | نمبر ۲۷۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ ماہ نبوت - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

— حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت کھانسی نزلہ اور درد سر کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ — حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو آج بخار تو نہیں ہے۔ لیکن دل کے دوروں میں زیادتی ہے۔ اور جسم میں درد کی شکایت ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

— افسوس سردار بیگم صاحبہ زوجہ قاضی فضل کریم صاحب مرحوم جو کئی سالوں سے حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءھا کی خدمت میں رہتی تھیں۔ آج صبح حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے بعمر ۴۵ سال وفات پا گئیں انا للہ و انا الیہ راجعون مرحومہ نومسلمہ نہایت مخلصہ اور پابند صوم و صلوٰۃ تھیں۔ جنازہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے پڑھا۔ اور مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ جنازہ کے ساتھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بہشتی مقبرہ تک تشریف لے گئے۔ احباب مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ — مغربی افریقہ جانے والے مبلغین کو آج ملیریا اور علیہ بورڈنگ تحریک جدید

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل قادیان ۷ ذی الحجہ ۱۳۶۳ھ

ستیارتھ پرکاش کی ضبطی کا سوال

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۲۱ نومبر کو بعد نماز مغرب کی مجلس میں ستیارتھ پرکاش کے متعلق تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا۔ کہ ہم اس کی ضبطی کے بارہ میں کیا خیالات رکھتے ہیں۔ حضور کے یہ ملفوظات مفصل طور پر تو عنقریب شائع کئے جائیں گے۔ اس وقت حضور کے ارشادات کی روشنی میں ذیل کا مضمون قلمبند کیا جاتا ہے:-

حضور نے فرمایا ستیارتھ پرکاش کے متعلق ہمارا نقطۂ نگاہ یہ ہے۔ کہ اس میں دیگر مذاہب کے متعلق سخت کلامی کی گئی ہے اور وہ اشتعال انگیز ہے۔ مگر اس سے بھی زائد بات اس میں یہ ہے۔ کہ اس میں اسلام اور دوسرے مذاہب مثلاً عیسائیت۔ سناتن دھرم سکھ ازم اور جین ازم کے متعلق ایسی باتیں کہی گئی ہیں جنہیں ان مذاہب کے پیرو مانتے نہیں۔ اور ہمارے نزدیک یہ ایک ایسا جرم ہے۔ جس میں گورنمنٹ کو ضرور دخل دینا چاہیئے کسی کی طرف جھوٹ منسوب کرنا فوجداری جرم ہے۔ اور فوجداری جرم میں گورنمنٹ کا دخل دینا فرض ہے۔

دوسرا اصل اس بارے میں جو ہمارے پیش نظر ہے۔ وہ یہ ہے کہ کسی مذہب پر ایسا الزام لگانا جو الزام لگانے والے کے مذہب پر بھی عائد ہوتا ہو۔ اور ایسا اعتراض کرنا جو اعتراض کرنے والے کے مذہب پر بھی پڑتا ہو سراسر شرارت اور اشتعال انگیزی ہے۔ ایسی باتوں پر اعتراض کرنا جو اعتراض کرنے والے کے مذہب میں بھی پائی جائیں اگر محض ازراہ شرارت اور فتنہ انگیزی نہیں بلکہ اعتراض کرنے والا واقعہ میں ان باتوں کو قابل اعتراض سمجھتا ہے۔ تو اسے اپنا مذہب بھی چھوڑ دینا چاہیئے۔ اگر وہ چھوڑتا نہیں تو صاف ظاہر ہے کہ اس کا مقصد اسلام کے خلاف دوسروں میں اشتعال پیدا کرنا ہے اور اسی لئے وہ ان باتوں پر اعتراض کرتا ہے۔ یہ طریق عمل بھی پنڈت دیانند صاحب نے اختیار کیا ہے۔ انہوں نے اسلام اور دیگر مذاہب کی ایسی باتوں پر جو ان کے دھرم میں بھی پائی جاتی ہیں تمسخر اڑایا اور دلآزار الفاظ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ محض اس لئے کہ ان لوگوں کی ہمدردی حاصل کر سکیں۔ جو دھریہ ہیں یا جنہیں یہ معلوم نہ ہو کہ جن باتوں پر تمسخر اڑایا جا رہا ہے۔ وہ ان کے اپنے مذہب میں بھی پائی جاتی ہیں۔ یہ بھی فوجداری جرم ہے۔ اور اس لحاظ سے بھی گورنمنٹ کو دخل دینا چاہیئے۔

یہ دونوں باتیں ایسی ہیں جو ستیارتھ پرکاش میں موجود ہیں۔ اور ان کی وجہ سے ستیارتھ پرکاش قابل ضبطی تھی۔ مگر اس وقت جب شائع ہوئی۔ اب اس بارہ میں حکومت سندھ نے جو کارروائی کی ہے۔ اس کے پیش نظر ہم کہتے ہیں کہ گورنمنٹ اتنی دیر کیوں خاموش رہی؟ پھر یہ ضبطی جس قانون سے کی گئی ہے وہ ڈیفنس رولز ہے۔ یہ ایسا طریق ہے۔ کہ آریوں اور مسلمانوں میں لڑائی جھگڑا تو پیدا ہو جائے گا۔ مگر نتیجہ کچھ نہیں نکلے گا کیونکہ جنگ کے ختم ہونے کے بعد وہ قانون بھی ختم ہو جائے گا۔ اور ستیارتھ پرکاش کا چودھواں باب جواب ناقابل اشاعت قرار دیا گیا ہے۔ پھر شائع ہونے لگ جائیگا۔ ستیارتھ پرکاش کے اس حصہ کو مستقل طور پر ناقابل اشاعت قرار دینا چاہیئے تھا۔

پھر تیسری بات ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ ستیارتھ پرکاش کا وہی حصہ ناقابل اشاعت نہیں قرار دینا چاہیئے تھا۔ جس میں اسلام کے خلاف غلط رنگ میں اور اشتعال انگیز پیرایہ میں نکتہ چینی کی گئی ہے۔ بلکہ ان حصوں پر بھی ایسے حکم کو حاوی ہونا چاہیئے تھا جن میں عیسائیت کے متعلق جینیوں کے متعلق بدھوں کے متعلق اور سکھوں کے متعلق بھی یہی طریق عمل اختیار کیا گیا ہے۔ غرض ضبطی کا حکم اس رنگ میں ہونا چاہیئے تھا۔ جو سب مذاہب کے لوگوں کے لئے قابل اطمینان ہوتا۔ یہ جذبات کا سوال ہے۔ اور جیسے ہمارے دل اپنے پیشواؤں کے خلاف ناپاک الزامات سنکر دکھتے ہیں۔ ویسے ہی سکھوں۔ عیسائیوں۔ ہندوؤں اور جینیوں وغیرہ کے دکھتے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ دیگر مذاہب کے جذبات کا خیال نہ رکھا جائے؟

غرض اس بارہ میں ہمارا جو نقطۂ نگاہ ہے وہ یہ ہے کہ اول تو صرف ایک صوبہ کی حکومت نے پچاس ساٹھ سال کے بعد ستیارتھ پرکاش کے متعلق قدم اٹھایا حالانکہ یہ قدم اس کی اشاعت کے ساتھ ہی اٹھایا جانا چاہیئے تھا۔ دوسرے اس وقت جو قدم اٹھایا بھی گیا ہے۔ وہ ایک عارضی قانون کے ماتحت اٹھایا گیا ہے۔ جو دوران جنگ کے لئے ہے۔ اس کے بعد ختم ہو جائے گا لیکن مذہبی پیشواؤں اور مذہبی عقائد پر ایسی نکتہ چینی جو ستیارتھ پرکاش میں کی گئی ہے صرف لڑائی کے دوران میں ہی دلآزار نہیں۔ بلکہ بعد میں بھی ہے۔

تیسری بات ہم یہ کہتے ہیں کہ دل صرف مسلمانوں کا ہی نہیں دکھتا۔ بلکہ اسی قسم کے حالات میں عیسائیوں ہندوؤں اور سکھوں کا بھی دکھتا ہے ان کے خلاف جو کچھ لکھا گیا ہے۔ اسے بھی ناقابل اشاعت قرار دینا چاہیئے تھا۔

حکومت سندھ کا فرض تھا۔ کہ وہ ان بنیادوں پر ستیارتھ پرکاش کے متعلق کارروائی کرتی۔ جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ اور ان دلائل کے ساتھ اس کارروائی کو ضروری ثابت کرتی۔ کہ یہ ایک ایسی کتاب ہے۔ کہ اول تو اس میں دیگر مذاہب کی طرف ایسی باتیں منسوب کی گئی ہیں جنہیں وہ نہیں مانتے دوم یہ کہ اس میں دیگر مذاہب پر ایسے الزام لگائے گئے ہیں۔ جو خود الزام لگانے والے کے مذہب پر بھی عائد ہوتے ہیں۔ اور یہ دونوں باتیں ایسی ہیں جو موجودہ قانون کے ماتحت جرم ہیں۔ اگر گورنمنٹ سندھ یہ باتیں نہ جانتی تھی۔ تو اس کا فرض تھا کہ ہم سے پوچھتی۔ اور ہم ثابت کرتے کہ ستیارتھ پرکاش میں دیگر مذاہب کی طرف وہ باتیں منسوب کی گئی ہیں جنہیں وہ تسلیم نہیں کرتے۔ اسی طرح ستیارتھ پرکاش

ایڈیٹر غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

جماعتیں اپنا سالانہ بجٹ پورا کرنے کیلئے کمربستہ ہو جائیں

احباب جماعت نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطبہ فرمودہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۴۴ء مطبوعہ اخبار الفضل ۳ نومبر ۱۹۴۴ء پڑھا یا سنا ہوگا۔ جس میں حضور نے جنگ کے بعد پیش آنے والے واقعات کے پیش نظر چندہ کی موجودہ رفتار کو ناتسلی بخش قرار دیتے ہوئے جماعت کو متنبہ فرمایا ہے۔ کہ "اگر ہم آج سے ہی اس کا مقابلہ کرنے کا عزم اور ارادہ پیدا نہ کریں۔ تو نئی سکیموں پر عمل کرنا تو ایک طرف رہا۔ پرانے کاموں کا چلانا بھی مشکل ہوگا۔" اس لئے جو جماعتیں حضور کی جدید سکیموں اور تحریکات میں اخلاص اور شوق سے حصہ لے رہی ہیں۔ انہیں اپنے لازمی چندوں کے سالانہ بجٹ پورے کرنے کی ذمہ داری سے غافل اور بے فکر نہیں ہونا چاہیئے۔

آئندہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر جو فہرست جماعتوں کے چندہ کی حالت کی پیش کی جائے گی۔ اس میں ہر ایک جماعت کا چندہ موصولہ تا اخیر فروری ۱۹۴۵ء بمقابلہ تدریجی بجٹ دس ماہ کے درج کرکے دکھلایا جائے گا۔ پس تمام جماعتوں کو خصوصاً ان کے ذمہ دار عہدہ داران کو متنبہ کیا جاتا ہے۔ کہ ابھی سے اسباب کی فکر رکھیں اور اخیر فروری ۱۹۴۵ء تک اس قدر رقم اپنے چندہ کی داخل خزانہ مرکزی کر دیں جو ان کے دس ماہ کے بجٹ کے مقابلہ میں خاطر خواہ قرار دی جا سکے اور ان کو ان کی جماعت کو چندہ کی کافی مقدار نہ داخل کرنے کی وجہ سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور دیگر نمائندگان مجلس مشاورت کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے۔ (ناظر بیت المال)

حضرت نواب محمد علیخاں صاحب کی شدید علالت اور درخواست دعا

قادیان ۲۲ نومبر بذریعہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بنت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و بیگم حضرت نواب صاحب تحریر فرماتی ہیں: کل سے نواب صاحب کو خون بہت زیادہ آ رہا ہے۔ اور کلائی بھی بہت اتر رہی ہے سوزش سے پیشاب بھی بہت جلد جلد آنے لگا ہے۔ جس سے تکلیف اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ حکیم ڈاکٹر تو سب کے سب اس مرض کو لا علاج بتلاتے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ اگر چاہے تو کیا ہو نہیں سکتا۔ میری سب اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام و احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ در دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے دینی و دنیوی حسنات و برکات و تندرستی اور ایمان کی ترقی کے ساتھ ان کی زندگی بڑھا دے۔

انتیسواں ۲۹ یوم وقار عمل

یکم فتح ——— یکم دسمبر ——— بروز جمعہ

"میرے نزدیک مجلس خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ وہ مہینہ دو مہینہ میں ایک دن ایسا مقرر کر دیں۔ جس میں ساری جماعت کو شمولیت کی دعوت دیں۔ اس کے لئے یا تو جمعہ کا دن رکھ لیا جائے کہ اس دن دفاتر میں چھٹی ہوتی ہے۔ اور یا پھر آخری جمعرات کا دن رکھا جائے۔ تاجروں کے لئے تو کوئی مشکل ہے ہی نہیں۔ وہ ہر دن چھٹی کر سکتے ہیں۔" (ارشاد حضرت امیر المومنین)

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں مجلس خدام الاحمدیہ آئندہ وقار عمل انشاء اللہ یکم فتح بروز جمعہ صبح ساڑھے نو بجے دارالعلوم و دارالانوار کی درمیانی سڑک پر منا رہی ہے۔ اور تمام احباب قادیان کو دعوت دیتی ہے۔ کہ وہ خدام کی اس دعوت کو قبول فرماتے ہوئے انہیں ضرور شرکت فرما کر ممنون فرمائیں۔

خاکسار ظہور احمد مہتمم وقار عمل

قرآن کریم کی اشاعت کے متعلق احباب جماعت کا اخلاص

Digitized By Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ پُرمعارف خطبہ جو تراجم قرآن پاک کے بارے میں ۱۰ نومبر کا ہے۔ جس کی تحریک جدید کی طرف سے الگ بھی اشاعت کی گئی ہے۔ تا زیادہ سے زیادہ اس پاک اور ہمیشہ کا ثواب عطا کرنے والی تحریک میں دوست حصہ لے سکیں۔ جماعتوں اور افراد کے پیش ہو رہا ہے۔ احباب کرام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا صدق دل سے نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنے وعدے نہایت محبت اور اخلاص سے پیش کر رہے ہیں۔ اور اس پاک تحریک میں غیر معمولی اور نمایاں حصے لے رہے ہیں۔ چنانچہ (۱) شیخ عبدالرحیم صاحب پراچہ محلہ دارالبرکات ایک ہزار روپیہ اپنی طرف سے اور ایک سو روپیہ اپنی اہلیہ صاحبہ کی طرف سے لجنہ اماء اللہ میں دینے کا وعدہ کرتے ہیں ساتھ ہی لکھا ہے۔ کہ میں کاروبار لاہور میں کرتا ہوں۔ وہاں بھی حصہ لوں گا۔ (۲) مولوی محمد علی صاحب جانگلی پوری کانپور سے لکھتے ہیں۔ خاکسار ایک ہزار روپیہ کا وعدہ حضور کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔ امید ہے کہ حضور قبول فرمائیں گے۔ (۳) ملک امام الدین گلاب الدین صاحبان سیمبڑیال سے لکھتے ہیں۔ بے شمار برکتیں اور بے شمار رحمتیں نازل ہوں اللہ تعالیٰ کی حضور پُرنور پر۔ خاکسار پانچ صد روپیہ ترجمۃ القرآن میں پیش کرتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے منظور کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ نصف حلقہ لاہور میں اور نصف دکن میں۔ کیونکہ کام وہاں کرتے ہیں۔

(۴) جماعت پٹنہ کے سیکرٹری مال مرزا عبدالمجید صاحب بی اے اطلاع دیتے ہیں کہ تراجم قرآن مجید کے لئے سات ہزار روپیہ کے وعدے نوٹ ہو چکے ہیں۔ جزاک اللہ۔ مکمل فہرست کا انتظار ہے۔

ہر ایک جماعت اپنے وعدوں کی فہرستیں قربانیوں کی عید آنے سے پہلے اپنے امام کے حضور اپنی قربانی پیش کر چکی ہوں۔ اس کی صورت یہ ہے کہ ہر ایک جماعت مردوں، عورتوں کی فہرستیں مکمل کرکے حضرت کے حضور ارسال فرما دیں۔ یا اس دفتر میں ارسال کر دیں۔

پشاور کے کرامت اللہ خان صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول نے اپنا وعدہ سالم ایک ماہ کی آمد ۲/۸/۰ کا پیش کیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

(۵) فیلڈ کیشیر کپتان عبدالحمید صاحب لکھتے ہیں دل چاہتا ہے کہ اس صدقہ جاریہ کی تحریک میں پورے خرچ کی رقم پیش کروں۔ مگر حالات مجبور کر رہے ہیں۔ اس لئے ۷۰/۰/۰ روپیہ کا وعدہ حلقہ دکن میں لکھوایا ہے۔ (۶) حیدرآباد سکندرآباد کی جماعتیں بذریعہ حضرت سیٹھ عبداللہ دین صاحب حضرت اقدس کے حضور میں بذریعہ تار عرض کرتی ہیں۔ کہ خدا کے فضل و کرم سے اٹھائیس ہزار روپیہ حیدرآباد سکندرآباد کی جماعتیں پیش کریں گی۔

ہر حلقہ کے امراء کو پوری توجہ کرنی چاہیئے۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقہ کی جماعتوں سے ان کے وعدوں کی فہرستیں جلد سے جلد مکمل کروا کر ارسال کرا دیں۔ اور جماعتوں کے امراء و عہدہ داران کو خود بھی پوری تن دہی سے قرآن پاک کی اشاعت کے لئے زیادہ سے زیادہ احباب کو حضور کا خطبہ سنا کر وعدے لینے چاہئیں۔ اور فہرستیں جلد تر ارسال کرنا چاہیئے۔ خاکسار برکت علی خان فنانشل سکرٹری تحریک جدید

بفضل خدا مبلغ سیرالیون خیریت سے منزل مقصود پر پہنچ گئے!

قادیان ۲۲ نومبر۔ بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ چوہدری محمد احسان الٰہی صاحب جنجوعہ واقف زندگی مبلغ سیرالیون خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیریت سیرالیون پہنچ گئے ہیں۔ احباب ان کے مقاصد کی کامیابی اور صحت کیلئے دعا فرماتے رہیں۔ انچارج تحریک جدید قادیان

درخواستہائے دعا

(۱) بشیر احمد صاحب ملاباری بمبئی میں بیمار ہیں (۲) محمد طاہر خان صاحب ایم ایس سی ضلع مظفر نگر پر مخالفوں نے ایک سنگین مقدمہ بنا رکھا ہے (۳) حفیظ احمد صاحب خالد کی والدہ صاحبہ بعض مشکلات میں ہیں (۴) اخوند فیاض احمد خان صاحب قادیان امتحان میں کامیابی کے خواہاں ہیں (۵) چوہدری محمد اعظم خان صاحب جنجوعہ ضلع بردوان خود اور اُن کا چھوٹا بچہ بیمار ہے۔ (۶) دوست محمد صاحب حجانہ ڈیرہ غازی خان بیمار ہیں۔ (۷) بذل الرحمٰن صاحب بنگالی قادیان عرصہ دراز سے بیمار ہیں (۸) چوہدری عبدالکریم صاحب مغلپورہ لاہور کی اہلیہ صاحبہ اور بچے بیمار ہیں (۹) چوہدری دولت خانصاحب سکاٹھ گڑھ زہریلی پھنسی کیوجہ سے بیمار ہیں۔ (۱۰) عبدالغفور صاحب کراچی دو ماہ سے گھٹنے میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ (۱۱) مولوی سید اختر الدین صاحب کلکتہ درد شکم کیوجہ سے بیمار ہیں۔ (۱۲) محمد عاشق صاحب واقف زندگی قادیان بیمار ہیں (۱۳) ملک ظفر الحق صاحب ایران میں بیمار ہیں (۱۴) عبدالحفیظ صاحب سکنہ محاذ جنگ پر ہیں۔ اور اُن کی والدہ صاحبہ بیمار رہتی ہیں (۱۵) چوہدری بدرالدین صاحب ریٹائرڈ مبلغ سلسلہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ (۱۶) عبدالغفور خان صاحب افغان بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب سب کیلئے دعا فرمائیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسلسلہ ہفتہ تعلیم و تلقین

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کا اظہار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اسمہٗ احمد کی پیشگوئی کے مصداق ہونے پر

از حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

سورۂ صف میں ایک احمد رسول کے نام والے موعود کی بشارت کا بھی ذکر ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس موعود رسول کی بشارت جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی زبان سے کرائی گئی ہے۔ جہاں تک قرائن اور دلائل اور حالات اور واقعات سے انکشاف ممکن ہے۔ ارجح اور اوثق نتیجہ جو استدلال اور استنباط کے طرق سے پیدا ہوسکتا ہے۔ اس سے یہی ثابت ہے کہ اسمہٗ احمد کی بشارت والا موعود رسول حضرت اقدس سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تابع نائب اور آپ کا مظہر اتم و بروز اکمل ہے۔ جس کا نام نامی و اسم گرامی احمد بھی ہے۔ اور بعض اور ناموں کی طرح غلام احمد بھی۔ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام محمد بھی ہے۔ اور محمدؐ کے سوا بعض اور نام بھی ہیں۔

بشارت احمد رسول کا مصداق حضرت مسیح مہدی احمد قادیانی علیہ السلام کے ہونے سے حضرت اقدس سیدنا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ جس کے متعدد پہلو حسب ذیل ہیں۔

(ا) محمد اور احمد کے معنوی پہلو اور لغوی مفہوم کے رو سے (ب) افاضہ اور استفاضہ کی برترین نسبت کے رو سے (ج) انعامات اطاعت کی برتری کے رو سے جو مرتبہ خاتمیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعلق رکھتی ہے۔ (د) خلافت موعودہ کے برتر مقام و مرتبہ کے رو سے (ھ) موعود اقوام ہونے کی برتر حیثیت کے رو سے یعنی الموعود احمد (و) عالمگیر فتنہ کی اصلاح کے رو سے (ز) اقوام عالم پر اتمام حجت کے رو سے (ح) عجائب نما اعجازی نشانوں کے رو سے (ط) قوت قدسیہ کے معجزانہ جذبات کے رو سے (ی) باوجود قوموں کی مخالفتوں کے اعجازی فتوحات کے رو سے

محمد اور احمد کے معنوی پہلو اور لغوی مفہوم

تفصیل الف میں گزارش ہے کہ محمدؐ باب تفعیل سے ہے۔ اور مصدر اس کا تحمید ہے جس کے معنے ہیں کسی ہستی کی بار بار حمد کرنا اور محمد کے معنے ہیں ایسی ہستی کہ جس کی حمد بار بار کی جائے۔ خواہ وہ حمد تکرار محامد کے لحاظ سے ہو۔ خواہ تکرار زمان و مکان کے لحاظ سے خواہ قول اور کلام اور اختلاف زبان کے لحاظ سے اور محمد محمدیت کے صیغہ مبالغہ بمعنی اسم تفضیل ہے۔ جیسے احمد حامدیت سے اسم تفضیل ہے قرآن کریم میں منعمین کو جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کے ذریعہ انعامات حاصل کرنے والے ہیں دو قسم کا قرار دیا گیا ہے۔ ایک قسم انعام نبوت والے دوسری قسم نبوت کے بغیر دوسرے انعام والے یعنی انعام صدیقیت۔ انعام شہیدیت۔ انعام صالحیت والے۔ سورۂ توبہ میں نبوت کے انعام کے بغیر دوسرے سب انعام والوں کو جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے آپ کی امت میں انعام پانے والے تھے حامدون قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ التائبون العابدون الحامدون سے ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن سورۂ صف میں مسیح اسرائیلی علیہ السلام نے احمد رسول کی پیشگوئی کی ہے۔ کہ میرے بعد ایک احمد رسول آئیگا۔ اور احمد کا لفظ بتاتا ہے۔ کہ اس کے لئے کوئی محمد ہو۔ اور احمد ان حامدون کے بالمقابل سب سے زیادہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حمد کرنے والا ہو۔ اور زیادہ حمد کرنے کے لئے سب سے زیادہ اطاعت اور پھر اطاعت سے سب سے زیادہ استفاضہ انعام اور استفاضہ انعام سے سب سے زیادہ حمد کرنے والا ہو۔ اور سب انعام پانے والوں میں سے حسب ارشاد انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین نبوت کا انعام پانے والا ہی بہت بڑا منعم ہوسکتا ہے۔ پس حضرت مسیح کا اپنی پیشگوئی میں اسمہٗ احمد کی بشارت کیلئے احمد رسول کو پیش کرنے میں احمد کے ساتھ رسول کے وصف کا ذکر کرنا انہی معنوں میں ہوسکتا ہے کہ امت محمدیہ کا موعود مسیح امت کے تمام منعمین اور حامدین کے بالمقابل منصب نبوت و رسالت کا انعام پانے سے احمد ہو۔ اور ایسا احمد اپنے آئینہ وجود میں محمد رسول اللہ کی پوری پوری شکل دکھلانے والا ہو۔ اور احمد کی شان احمدیت کو امت کے دوسرے منعمین کی حامدیت کے مقابل بطور مثال یوں سمجھ لیجئے۔ جیسے آم کا درخت جو اپنی نوعیت کے مطابق آم کی گٹھلی سے پیدا ہو کر درخت کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اب اگرچہ پتے اور شاخیں اور پھول اور پھل چاروں چیزیں آم کی گٹھلی سے ہی پیدا ہوتی ہیں۔ لیکن پھل جو گٹھلی والے آم کی طرح آم کہلاتا ہے۔ دوسری چیزیں آم کی پھل کی طرح آم نہیں کہلاتیں۔ گو ان سے بھی حسب درجات کسی قدر آم کے تعلق کا اظہار ہوتا ہے۔ لیکن جو شان اصل آم کی آم کے درخت کے پھل سے ظاہر ہوتی ہے وہ دوسری چیزوں سے پھل یا اس کے اصل کے مطابق نہیں پائی جاتی۔ پس احمد رسول آم کے پھل کی طرح اصل کے مطابق محمد رسول اللہ کی اپنے آئینہ وجود میں وہی شکل ظاہر کرنے والا ہے۔ جیسے آم کا پھل آم کے اصل آم کی شکل کی۔ دونوں میں بجز اس کے کہ باپ بیٹے کی تشبیہ پیش کی جائے۔ یا اصل شجر اور ثمر کی اور کوئی فرق نہیں ہوتا۔

پھر علاوہ اس کے حمد کرنے کے بھی مختلف مدارج ہیں۔ اور سب سے اول درجہ پر حمد کرنے کا وصف خود محمود اور محمد وجود کے اپنے محامد ہوتے ہیں۔ جو اسے محمود اور محمد کی شان میں دکھانے والے ہوتے ہیں۔ ان کے سوا دوسرے حامدوں کا حمد کرنا قولاً یا فعلاً بطور نقل ہوتا ہے۔ خواہ نقل صحیح ہو یا غلط۔ اور اول درجہ پر حمد کرنا بطور نقل صحیح اور نقل کامل کے آئینہ کے وصف میں پائی جاتی ہے۔ جو اپنی ہستی سے بکلی فنا الگ ہو کر اپنے وجود سے دوسرے کی شکل ہو بہو دکھا دیتا ہے۔ اور بلحاظ حمد کامل یہی احمدیت کا مرتبہ ہے۔ کہ وہ آئینہ وجود میں پوری شکل محمدیت کی پیش کرنے والا ہے۔ اور اسی مرتبہ کو دوسرے الفاظ میں مظہریت اور بروزیت کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔ اور گو سورج کی مثال میں گو وہ زمین کو جو تاریکی کے وقت رات تاریک تھی اور ایسا ہی چونہ گچ در و دیوار اور چاند اور آئینہ سب کو بقدر استعداد ہر ایک کو روشن کرتا ہے۔ لیکن جو جلوہ اس کا کامل طور پر آئینہ کے وجود میں ظاہر ہوتا ہے وہ دوسری چیزوں میں ظاہر نہیں ہوتا۔ پس گو سورج کی حمد کو ہر چیز نے ظاہر کیا۔ کہ سورج ایسا روشن وجود ہے۔ لیکن سب سے بڑھ کر آئینہ نے سورج کی حمد کا اظہار کیا۔ اور ان معنوں میں محمد رسول اللہ اصل سورج ہے۔ اور احمد رسول آئینہ صفت محمد نما ہے۔ پس یہ کامل حمد محمد نما ہونے کی یقیناً آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان برتر کے اظہار کے لئے اسمہٗ احمد کی پیشگوئی میں مضمر تھی۔ جس کا اپنے وقت پر کھلے طور پر ظہور ہوگیا۔ والحمد للہ علی ذالک

افاضہ اور استفاضہ کی برترین نسبت

اس کی تفصیل یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محمدیت کی شان محل افاضہ کو چاہتی ہے۔ کیونکہ محمدیت اس امر کی مقتضی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حمد ہو اور بار بار ہو۔ اور پھر سب انسانوں سے جو محمودیت کے اوصاف سے متصف قرار پائے۔ ان سب سے بڑھ کر حمد ہو۔ پھر یہ حمد چاہتی ہے۔ کہ لوگوں کا یہ حمد کرنا آپ کے افاضہ کی نسبت سے ہو۔ اور افاضہ استفاضہ کو چاہتا ہے۔ اور لوگوں کے استفاضہ کے لئے صاحب افاضہ کی اطاعت اور اتباع کو خدا کی طرف سے حسب ارشاد ومن یطع اللہ والرسول۔ خدا کی اطاعت کے ساتھ آپ کی اطاعت کو بھی پیش کیا گیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں امت محمدیہ کے لئے چار قسم کے انعامات کی بشارت کا وعدہ دیا گیا ہے۔ اور دعائے سورۂ فاتحہ میں صراط الذین انعمت علیھم میں یہ وعدہ بھی امت محمدیہ کے لئے مقدرات سے ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت سے جو حصول انعامات کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک شاہراہ قرار پائی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو سب نبیوں اور سب صدیقوں اور سب شہیدوں اور سب صالحین کے انعامات مجموعی طور پر حاصل ہوں کیونکہ الذین انعمت علیھم والے منعمین کے انعامات ہی کا وعدہ آیت انعم اللہ علیھم من النبیین الخ میں پیش کیا گیا ہے

چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حسب ارشاد وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعٰلمین دنیا کی سب قوموں کے لئے اور سب قوموں کے نبیوں اور رسولوں کی قائمقامی میں بطور نعم البدل رحمت بنا کر بھیجے گئے اور جس طرح آپ کی بعثت سے اور آپ کی رحمت سے جو جامع کمالات نبوت و ہدایت تھی دنیا کی ہر ایک قوم کو سب نبیوں اور رسولوں کی ہدایت کا فیض ملا۔ اسی طرح آپ کی قوم ہدایت اور امت مسلمہ کو مع انعام نبوت سب قوموں کے انعامات بھی ملے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسی افاضہ کی شان کے اظہار میں آپ کو خاتم النبیین کا لقب دیا گیا۔ کہ جہاں آپ خاتم یعنی نبیوں کی مہر ہونے سے اپنی نبوت اور رسالت کی انگوٹھی کے اندر تمام نبیوں اور رسولوں کے کمالات نبوت کے نقوش رکھنے سے جامع کمالات نبوت کی شان رکھنے والے ہیں۔ وہاں اطاعت کرنے والی امت کے لوگوں کے لئے از راہ افاضہ اپنی نقوش کو اپنے کسی مظہر اتم اور بروز اکمل کے وجود میں بھی ظاہر کرنے والے ہیں۔ اور اسی بنا پر آپ کی امت کا نبی اذا الرسل اقتت اور جری اللہ فی حلل الانبیاء کی شان کے ساتھ آپ کی مظہریت تامہ کے مقام اور مرتبہ میں جامع کمالات نبوت ہو کر سب انبیاء کی نبوتوں کے نقوش آپ کی مہر افاضہ کے توسط سے ظاہر کرنے والا ہے۔ اور آپ کی امت کا صدیق سب امتوں کے صدیقوں کی صدیقیت کے کمالات کا جامع اور آپ کی امت کا شہید و صالح تمام امتوں کے شہیدوں اور صالحین کے کمالات شہیدیت و صالحیت کا جامع جیسا کہ یہ مرتبۂ جامعیت فقرہ اولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین کے لفظ مع اور النبیین اور الصدیقین اور الشھداء والصالحین کے صیغۂ جمع سے مفہوم ہوتا ہے۔ پس ان معنوں میں اسمہ احمد کی بشارت والا احمد رسول جو حضرت مسیح موعود اور احمد قادیانی ہیں اور امت محمدیہ کے افراد میں حسب وعدہ قرآن کریم وحدیث صحیح مسلم کہ آنے والا مسیح موعود نبی اللہ ہوگا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو محمد ہیں۔ ان کیلئے حضرت مسیح موعود کا احمد ہونا اور اسمہ احمد والی بشارت کا مصداق ہونا یقیناً آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کو بڑھانے والا اور آپ کو بہت بلند مقام اور مرتبہ میں دکھانے والا ہے۔

انعاماتِ اطاعت کی برتری

تفصیل (ج) یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حقیقۃ الوحی میں اس امر کو بلحاظ خصوصیت کے پیش کیا ہے۔ کہ افاضہ نبوت کے لئے ہر صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کی گئی۔ اور یہ خصوصیت آپ کے خاتم النبیین ہونے سے تعلق رکھتی ہے۔ آپ کے سوا آپ سے پہلے کوئی نبی بھی خاتم النبیین نہیں بنایا گیا۔ یہ وہ خصوصیت ہے۔ کہ جس کے افاضہ کے باعث آپ کے بعد آپ کی امت میں آپ کے امتی کو نبوت کا انعام بھی مل سکتا ہے۔ اور وہ باوجود نبی ہونے کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے افاضہ نبوت کے کمال کے اظہار کے لئے امتی نبی کہلانے والا ہے اور ایسی شان کا کسی کو عطا ہونا آپ کی اطاعت کا ثمرہ ہے۔ اگر آپ خاتم النبیین نہ ہوتے تو آپ کے بعد کا نبی امتی نبی بھی نہ ہوتا اور جیسے سب نبیوں سے خاتم النبیین ہونا آپ کی خصوصیت ہے ویسے ہی آپ کی اس خصوصیت سے آپ کے بعد کے نبی کے لئے امتی نبی ہونے کی خصوصیت قرار پائی۔ اور انہی معنوں میں اسمہ احمد کی پیشگوئی جو احمد رسول کی بشارت کے متعلق حضرت مسیح اسرائیلی نے پیش کی اس سے بھی آنے والے موعود کے متعلق اسباب کی طرف اشارہ کیا گیا کہ آنے والا احمد رسول امتی نبی ہوگا۔ کیونکہ احمد۔ محمد خاتم النبیین کی مہر افاضہ نبوت سے احمدیت کے آئینہ میں بکمال درجۂ اطاعت محمدیت کے کمالات کے ہی نقوش دکھانے والا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ مہر لگانے سے وہ نقش مہر جہاں پر لگنے سے اپنا نقش جو مہر میں کندہ ہے اسے ظاہر کر دیتا ہے۔ تو مہر لگنے سے ظاہر ہونے والا نقش مہر کے اصل نقش کی اتباع کرنے والا ہے۔ پس یہی نسبت تابع و متبوع اور مطیع اور مطاع کی احمد اور محمد کے باہمی تناسب کو ظاہر کرتی ہے۔ اور جس طرح نقش تابع نقش مہر ہے۔ اس کے بغیر اپنی ہستی میں کچھ بھی نہیں انہی معنوں میں احمد۔ محمد کے بغیر کچھ بھی نہیں اسی بنا حضرت احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ہستی کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہستی کے معنوں میں پیش کر کے اپنی مستقل حیثیت کی نفی کا اظہار ذیل کے منظوم کلام میں فرمایا۔ فرماتے ہیں ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے!
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

پس حضرت مسیح اسرائیلی کی پیشگوئی اسمہ احمد میں یہ راز سربستہ مضمر تھا کہ آنیوالا موعود احمد رسول کسی محمد کی اطاعت کے ذریعہ احمد ہونے والا ہے۔ اور محمد اور احمد آپس میں لازم و ملزوم کی نسبت رکھنے والے ہوں گے جیسے بادشاہ اور وزیر کا باہمی تعلق۔ مثلاً زید اگر بادشاہ تسلیم ہوگا۔ تو اس کے لئے یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ ضرور اس بادشاہ کا کوئی وزیر بھی ہو۔ اور اگر زید کو وزیر تسلیم کریں تو ماننا پڑے گا کہ کوئی بادشاہ ہے جس کا وزیر زید ہے۔ اسی طرح محمدؐ اور احمدؑ کے درمیان نسبت لزوم ہے۔ اور اسی نسبت کے لحاظ سے اسمہ احمد کی پیشگوئی میں احمد کا ذکر کافی سمجھا گیا کیونکہ احمد رسول کی بعثت طبعاً وزیر کی طرح بعد کے زمانہ سے تعلق رکھتی ہے۔ اور محمد رسول اللہ کی بعثت طبعاً بادشاہ کے وجود کی طرح تقدم زمانی کو چاہتی ہے۔ پس احمدؑ رسول کی پیشگوئی کے اندر محمد رسول اللہ کی بعثت کی پیشگوئی مضمر طور پر قابل تسلیم ہے۔ نیز اس سے بھی زیادہ اتحادی ربط اور تعلق احمد کے صیغۂ تفضیل سے ظاہر ہوتا ہے۔ کیونکہ احمد جو ثلاثی مجرد سے اسم تفضیل ہے بقاعدۂ تعریف یہ امر اس کے قواعد مسلمہ میں سے ہے۔ کہ ثلاثی مجرد کا صیغۂ اسم تفضیل فاعل اور مفعول دونوں کے لئے مشترکہ ہوتا ہے۔ اور اس طرح احمد جیسے حامد سے اسم تفضیل ہو سکتا ہے۔ ویسے ہی محمود سے بھی۔ اور پھر جس طرح حامد تفضیل سے احمد ہے۔ محمود بھی تفضیل سے احمد بمعنے محمدؐ ہے۔ پس اسی گہری حقیقت کے رو سے احمد اور محمد دونوں کے لئے مقام اتحاد اتنا نہاں در نہاں ربط اور تعلق رکھتا ہے کہ شیر اور شکر کی باہمی آمیزش کے تعلق اتحاد کو بھی اس سے کوئی نسبت نہیں۔ اسی گہرے تعلق کے رو سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کتاب اعجاز المسیح کے آخری حصہ میں فرماتے ہیں کہ آسمان سے دو احمد اترے۔ ایک امت محمدیہ کے اول میں اور دوسرا آخر میں گویا ان معنوں میں جیسے محمد کو احمد قرار دیا ویسے ہی احمد کو محمدؐ گویا دونوں متحد الحقیقۃ ہیں۔ انہی معنوں میں سورہ جمعہ کی آیت واٰخرین منھم لما یلحقو کے رو سے آخرین میں مبعوث ہونے والا رسول اور آیت ھو الذی بعث فی الامیین رسولا کے رو سے امیین میں مبعوث ہونے والا رسول خدا نے ایک ہی رسول قرار دیا حالانکہ دو بعثتوں کے لحاظ سے بظاہر دو الگ الگ رسول معلوم ہوتے ہیں تو یہ انہی معنوں میں ہے کہ محمد ہی دوبارہ اپنی روحانیت اور نبوت کے لحاظ سے بشان مظہریت و بروزیت احمد کے نام سے مبعوث کیا گیا اسی حقیقت کا انکشاف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خطبہ الہامیہ میں یوں فرماتے ہیں افاض اللہ علیٰ فیضہ وجودہ حتے صار وجودی وجودہ یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیض اور بخشش خدا نے مجھ پر بطور افاضہ اس حد تک نازل فرمایا کہ میرا وجود آپ ہی کا وجود ہو گیا۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان جو اسمہ احمد کی پیشگوئی میں بلحاظ حقیقت متذکرہ پائی جاتی ہے۔ حضرت احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان بروزی سے کس قدر درخشاں ہوتی ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

(۱) کہ ہر احمدی اپنے ماحول میں مذہبی معلومات کے لحاظ سے غالب ہے۔ (۲) کہ غیر احمدی رشتہ داروں میں تبلیغ کے لئے حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تاکید فرمائی ہے۔ (۳) کہ غیر احمدی رشتہ داروں میں تبلیغ کے متعلق ابتدائی رپورٹ حضرت اقدس امیر المومنین کی خدمت میں دسمبر کے پہلے ہفتہ میں پیش ہو جائے گی۔ (۴) کہ سیکرٹریان تبلیغ جماعت ہائے احمدیہ اندرون ہند کے لئے غیر احمدی رشتہ داروں میں تبلیغ کی کارگذاری کی رپورٹ ۳۰ نومبر تک مرکز میں بھجوانا ضروری ہے۔ ورنہ آپ کا نام رپورٹ میں شامل نہیں ہو سکیگا۔

اپنی کارگزاری سے اپنے سیکرٹری صاحب تبلیغ کو فوراً اطلاع کیجئے۔ نور الدین منیر انچارج بیعت دفتر ...

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مرکزی انصار جماعت کی پندرہ روزہ تبلیغی مساعی

انصار جماعت کی موصولہ پندرہ روزہ تبلیغی رپورٹوں کا ذیل میں شکریہ کے ساتھ خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔ جن احباب نے ابھی تک رپورٹیں نہیں بھجوائیں وہ براہ مہربانی جلد بھجوا دیں۔ آئندہ سائقہ سائقہ تبلیغی دورہ ختم کرنے کے بعد اپنی کارگزاری کی رپورٹ دے دیا کریں تا حصول رپورٹ کیلئے مرکز کو یاددہانی کی ضرورت پیش نہ ہو۔ زعماء صاحبان کا فرض ہے کہ وہ ایسے احباب کی رپورٹ جو تبلیغی دورہ ختم کرکے واپس آجائیں فوراً مرکز میں بھجوایا کریں۔

(۱) ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب قادیان پندرہ روزہ تبلیغ کے لئے اپنے رشتہ داروں کے ہاں موضع متام متصل اجنالہ ضلع امرتسر معہ اپنی اہلیہ صاحبہ اور لڑکی کے تشریف لیگئے۔ بھائی صاحب مردوں میں تبلیغ کرتے اور ان کی اہلیہ اور لڑکی مستورات میں۔ یہ گاؤں اجنالہ بھیاری اور کامل پور کے سنٹر میں ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا اثر ہوا۔ ان کے لئے خدا تعالیٰ نے تبلیغ کا ایک اور راستہ کھول دیا۔ اور وہ یہ کہ وہاں کا ایک نمبردار جو سخت مخالف تھا۔ اس کا لڑکا خطرناک خناق کے مرض میں مبتلا ہو گیا۔ دو تین دن کے بعد اس کی لڑکی اسی مرض میں بیمار ہو گئی۔ انہوں نے بھائی صاحب کو علاج کے لئے بلایا۔ اور انہوں نے کمال ہمدردی سے علاج کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب کو شفا دی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ یہی لوگ جو سخت مخالف تھے بھائی صاحب کے اخلاق اور ہمدردی سے متاثر ہو کر ان کی باتیں خود بھی اور دوسرے لوگ بھی خوب غور اور توجہ سے سننے لگ گئے اور اکثر نے جلسہ پر آنے کا وعدہ کیا۔ ان میں سے ایک نے بیعت کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ اسی علاقہ کی مستورات پر بھی بھائی صاحب کی اہلیہ صاحبہ اور ان کی لڑکی کا اعلیٰ نمونہ دیکھ کر اور ان کی گفتگو سن کر گہرا اثر پیدا ہوا ہے۔

منشی عبدالکریم صاحب مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ اپنے ایک غیر احمدی رشتہ دار کے ہاں ضلع اندرانوال متصل دھاریوال گئے۔ اور اپنے رشتہ دار کے علاوہ امام مسجد کے لڑکے کو تبلیغ کی۔ پہلے بھی وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرتا رہتا ہے۔ دونوں نے جلسہ سالانہ پر آنے کا وعدہ کیا۔ ان کے علاوہ وہاں کے غیر احمدیوں کو بھی تبلیغ کی۔ پھر کچھ دن بھینی میہاں سنگھ میں تبلیغ کی اور وہاں کے احمدیوں کی تربیت کی۔

میاں وزیر خان صاحب محلہ دارالرحمت نے موضع چھینہ۔ چندر بہان۔ موضع بترٹ۔ موضع گنیاں ضلع گورداسپور میں تبلیغ کی۔ انکی تبلیغ کا اچھا اثر ہوا۔ وہ لوگ جو پہلے بات تک سننا پسند نہ کرتے تھے خوب غور سے باتیں سنتے رہے

چودھری مبارک علی صاحب محلہ دارالرحمت نے موضع بدوملہی۔ جیون گرایا۔ اور امرتسر میں تبلیغ کی۔ بدوملہی کے تین احباب نے جلسہ سالانہ پر آنے کا وعدہ کیا۔ جنمیں دو غیر احمدی اور ایک ہندو پنڈت ہیں۔ اسی طرح امرتسر کے ایک معزز ہندو کو تبلیغ کی۔ اس نے بھی جلسہ سالانہ پر آنے کا وعدہ کیا۔

مستری محمد ابراہیم صاحب نے محلہ دارالرحمت۔ اپنے گاؤں ننکا رما چھیاں میں اپنے چچا زاد بھائیوں کو تبلیغ کی۔ پھر ضلع امرتسر میں موضع جبنجھ لپشیا۔ موضع رودیوال میں اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کو تبلیغ کی۔ کئی ایک نے احمدیت قبول کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔

سیٹھی خلیل الرحمٰن صاحب محلہ دارالرحمت۔ اپنے وطن جہلم گئے۔ دالاپور ضلع جہلم کے بعض رؤساء سے ملاقات کر کے ان کو تبلیغ کی۔ غیر مبایعین نے جو غلط پروپیگنڈہ کیا ہوا ہے اس کے ازالہ کی کوشش کی۔ نیز بعض غیر مبایعین سے بھی گفتگو کی۔ اور دالاپور کے معزز رئیس کے روبرو غیر مبایعین کی گفتگو ہوئی۔ انہوں نے غیر مبایعین کے سخت رویہ کو ناپسند کیا اور کہا قادیانی جماعت کام کرنے والی اور منظم جماعت ہے۔ آپ کو اور ہمیں ان سے سبق لینا چاہیئے

میاں اللہ بخش صاحب محلہ دارالبرکات اپنے رشتہ داروں کے ہاں موضع بن باجوہ ضلع سیالکوٹ گئے اور اپنے خالہ زاد پانچ بھائیں اور ایک بھانجی کو تبلیغ کی۔ ان کے علاوہ اور غیر احمدی بھی مجلس میں شریک ہوتے تھے۔ پسرور میں ہمارے جلسہ کی مخالفت میں غیر احمدیوں نے بھی جلسہ کیا۔ لیکن سعید الفطرت اور شریف لوگ ان کا جلسہ چھوڑ کر ہمارا جلسہ آکر سنتے رہے۔ اور اچھا اثر لے کر گئے۔

منشی حمید الدین صاحب موضع لاکڑاہ۔ بارہ مولا کشمیر موسمی تعطیلات میں تبلیغ پر گئے مگر ایک جھگڑے کے سلسلہ میں اُن کو جلد قادیان واپس آنا پڑا۔ تاہم انہوں نے اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کے شکوک کا اچھی طرح ازالہ کیا

میاں محمد عبداللہ صاحب محلہ دارالرحمت نے اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کے ہاں موضع ہریاں۔ ڈھوڈے۔ اور موضع مندرانوالی ضلع سیالکوٹ میں جا کر تبلیغ کی۔ سب کو جلسہ سالانہ پر آنے کی دعوت دی

علی احمد صاحب محلہ دارالرحمت۔ یہ صاحب اکثر دیہات میں پھر کر۔ قرآن۔ قاعدے یسرنا القرآن اور پنجابی کتابیں فروخت کرتے رہتے ہیں۔ اور ساتھ ہی سلسلہ کی تبلیغ بھی کرتے ہیں۔ کشتی نوح اور دیگر پنجابی مؤثر منظوم کلام کے ذریعہ عموماً تبلیغ کرتے ہیں۔ گزشتہ ایک ماہ میں ضلع گورداسپور کے مندرجہ ذیل ۲۵ دیہات کا دورہ کیا۔ لوہ چپ۔ تلونڈی جھنگلاں۔ پیر موشاہ دیال گڑھ۔ گلانوالی۔ شام پورہ۔ دکھیاں کالا افغاناں۔ سروالی۔ جاںگلہ بناہر کے۔ سارچور۔ پادووال۔ لنگروال۔ رمانے وال جوڑے خورد۔ فرید پور۔ تلوارا۔ مہتاب پور۔ محی الدین پور۔ چتور گڑھ شہیدی پور۔ لودی ننگل۔ بربار ان کی تبلیغ سے اس دورہ میں دو عورتیں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئیں قریباً تین صد مردوں اور عورتوں کو تبلیغ کی گئی۔

خاکسار: بشیر علی عفی عنہ
قائد تبلیغ مرکزیہ انصار اللہ

ہمارا نام

خدام الاحمدیہ سے مراد بھی یہی ہے ……… کہ وہ خادم ہیں مخدوم نہیں

ہر وہ حساس دل جو کہ حقیقی عبادت سے آشنا اور مادیت کے ظلم اور اس کے ساحرانہ اثرات سے محفوظ و مامون ہے دنیا کی موجودہ پریشانی اور انسان کی زبوں حالی سے پوری طرح واقف اور آگاہ ہے۔ ہر چشم بینا انسانیت کے اس تنزل کو خوب دیکھ رہی ہے۔ کہ کس طرح آجکی دنیا میں بسنے والا انسان محض جسدِ بے جان ہو کر انتہائی تشنگی کی حالت میں ضلالت کی گہرائیوں میں پڑا ہے۔ اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ اس پاک اور مطہر مٹی سے اکھاڑ پھینکا ہے کہ جس کو خدا نے خود اپنے ہاتھوں سے خمیر دیا۔ اور اپنی تر و تازگی شادابی اور سیرابی کو ہمیشہ کے لئے کھو کر خود جلنے اور دوسروں کو جلانے کیلئے محض ایندھن بن کر رہ گیا ہے۔ مگر اس کی یہ بدحالی خدائے ارحم الراحمین کیلئے دیر تک صبر آزما نہ ہو سکی۔ چنانچہ اس فیاضِ حقیقی نے اس کی رگِ حیات پر پھر محبت و شفقت کا ہاتھ رکھا۔ اور احمدیت کا جانفزا پیغام اس کے کان میں پھونکا کہ وہ۔ جس نے ذرا بھی التفات کیا۔ اور سننے کا کان اس پیغام ربانی پر رکھا ہمیشہ کے لئے زندہ ہو گیا۔ احمدیت ہی وہ مسیحا نسیم سحر ہے۔ جو ان ہمیشہ کے مردوں کو زندگی بخشنے کیلئے اس روحانی فضا میں چل رہی ہے کہ جس نے چند سانس بھی اس میں لئے ہمیشہ کے لئے زندہ ہو گیا۔ اور احمدیت ہی وہ آبِ حیات ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی رحمتوں کے بادلوں سے گرا۔ مگر اسی سے زندہ ہی ہوا جس نے لبِ تشنہ لبی اور خشک زبان کو ان زندگی بخش قطرات کے نیچے رکھ دیا۔ احمدیت ہی وہ ذریعہ ہے جس نے ان دائمی اندھوں کو نورِ ہدایت سے بہرہ ور کیا اور پھر احمدیت ہی وہ روحانی خمیر ہے کہ جس سے خدا تعالیٰ نے اس بوسیدہ اور فرسودہ مٹی کو پھر زندگی بخشی۔ غرضیکہ احمدیت ہی ان اربعہ عناصر کا مرقع ہے کہ جس سے اس مردہ انسان کی تخلیق روحانی مقاید ہے اور احمدیت خود فی الحقیقت اسلام ہی کی شکل ہے کہ جو زمانہ کے دستِ برد سے مکدر ہو چکی تھی۔ اور اسلام کے ہی اصل نقوش اور متناسب خد و خال ہیں کہ جنکی ترکیب سے اسلام کا حسین چہرہ کبھی ہر اہلِ بصیرت کے لئے انتہائی جذب رکھتا تھا۔ احمدیت کا نزول آج اس غرض کے پیشِ نظر ہے کہ تا پھر سے ایک بار اسلام کے اس حسین چہرے کو بے نقاب کیا جائے اور نسلِ انسانی پروانہ وار اسکی طرف کھنچی آئے۔ اور یہی وہ احمدیت ہے کہ جس کے ہم خادم ہیں اور جس کے مقاصد کی تکمیل کی خدمت آج ہمارے ذمہ ہے۔ احمدیت کے یہ عظیم الشان مقاصد ہمارے سامنے ہیں اور ہم جو احمدیت کی خدمت کا دم بھرتے ہیں۔ ایک عظیم الشان ذمہ داری اور ایک بھاری کام ہم نے اپنے کندھوں پر لیا ہے اور ہم جو خدام الاحمدیہ کے نام سے ہی خطاب کیا جاتا ہے۔ تبھی اس خطاب کے اہل اور حقدار ہو سکتے ہیں کہ جب ہم اس کام کو جو ہمارے سپرد ہوا ہے۔ صحیح طور پر انجام دیں۔ اور خدا تعالیٰ کے ان ارادوں کو جو آسمان پر نافذ ہو چکے ہیں۔ زمین پر اپنے ہاتھوں سے خدا تعالیٰ کی نصرت و تائید طلب کرتے ہوئے صحیح طور پر ان کو پورا کرنے والے ہوں۔ تو پھر یقیناً ہم جو احمدیت کے خادم ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اپنے آقا کے اس مبارک خطاب کے واقعی طور پر مخاطب ہوں گے :—

"اگر تم یہ کام کرو گے تو دنیا میں تمہارا نام کوئی جانے یا نہ جانے (اور اس دنیا کی زندگی کی حقیقت ہی کیا ہے چند سال کی زندگی اور بس) مگر خدا تمہارا نام جانے گا اور جس کا نام خدا جانتا ہے اس سے زیادہ مبارک اور خوش قسمت اور کوئی نہیں ہو سکتا"

خاکسار ملک عطاء الرحمٰن
معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر اسلام کے لئے جائیدادیں وقف کرنیوالوں کی تیرھویں فہرست

نمبر	نام	
۱۰۴۸	چودھری عبدالعزیز صاحب بنگل باغباناں	ایک ماہ کی آمد
۱۰۴۹	" محمد اکرم صاحب احمد آباد سندھ	" " "
۱۰۵۰	حکیم فتح محمد صاحب ریاست بہاولپور	ساری جائیداد
۱۰۵۱	سید عبدالہادی صاحب محرر پولیس دکن	ایک ماہ کی آمد
۱۰۵۲	چودھری عبداللطیف صاحب گجراتی قادیان	دو ماہ کی آمد
۱۰۵۳	" فضل الٰہی صاحب ہیڈ سگنیلر اوکاڑہ	ایک " " "
۱۰۵۴	" علی محمد صاحب مینٹل ہسپتال لاہور	دو " " "
۱۰۵۵	میر بشیر احمد صاحب ٹیلر ماسٹر کراچی	ایک " "
۱۰۵۶	چودھری منور علی صاحب پٹواری۔ لائل پور	" " "
۱۰۵۷	" عبدالمغنی صاحب کلرک دفتر خزانہ۔ جہلم	" " "
۱۰۵۸	" ہدایت خاں صاحب کالا گڑھی قادیان	وعدہ دس روپیہ
۱۰۵۹	ملک محمد شریف صاحب اوکاڑہ	ساری جائیداد
۱۰۶۰	چودھری عطاء اللہ صاحب پوسٹماسٹر ٹھر پارکر	ایک ماہ کی آمد
۱۰۶۱	" حامد حسین خاں صاحب بنگال	" " "
۱۰۶۲	سید صمصام الدین صاحب اڑیسہ	" " "
۱۰۶۳	چودھری غلام محمد صاحب۔ ایس دی۔ شاہدرہ	" " "
۱۰۶۴	" سراج دین صاحب کمپونڈر شارگ ضلع بسی	" " "
۱۰۶۵	" محمد شریف احمد صاحب ملٹری ملازم	" " "
۱۰۶۶	" عباد الرحمٰن صاحب عابد۔ دہلی	" " "
۱۰۶۷	" محمد اکمل صاحب	دو ماہ کی آمد
۱۰۶۸	محترمہ مریم صاحبہ بھاگل پور	ایک " " "
۱۰۶۹	شیخ عطاء اللہ صاحب ساکن کوٹ مومن سرگودھا	دو ماہ کی آمد
۱۰۷۰	" دوست محمد صاحب	ایک ماہ کی آمد
۱۰۷۱	" عبدالرحمٰن صاحب	" " "
۱۰۷۲	ماسٹر خدابخش صاحب	" " "
۱۰۷۳	بابو علی انور صاحب، ہیڈ کلرک بنگال	۱/۲ ۱ ماہ کی آمد
۱۰۷۴	چودھری حسن دین صاحب مددگار کارکن جامعہ احمدیہ قادیان	ایک ماہ کی آمد
۱۰۷۵	" نور الدین صاحب کارکن جامعہ احمدیہ قادیان	" " "
۱۰۷۶	" نور احمد صاحب غازیکوٹ۔ گورداسپور	ساری جائیداد
۱۰۷۷	ایم۔ ایس ہاشمی ملٹری ملازم	دو ماہ کی آمد
۱۰۷۸	چودھری سلطان احمد خانصاحب احمد آباد سندھ	" " "
۱۰۷۹	" نعمت اللہ خاں صاحب شریف۔ فیروز پور	ایک ماہ کی آمد
۱۰۸۰	ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ نور ہسپتال قادیان	دو ماہ کی آمد
۱۰۸۱	چودھری بشیر احمد صاحب وٹرنری اسسٹنٹ سرجن بنڈی گھیپ	ایک ماہ کی آمد
۱۰۸۲	چودھری محمد اعظم صاحب کوٹ قیصرانی ڈیرہ غازیخاں	" " "
۱۰۸۳	" نذیر احمد صاحب انسپکٹر باغات منٹگمری	دو " "
۱۰۸۴	شیخ عبدالرحیم صاحب گوڑ گانوٹوں	ایک " "
۱۰۸۵	مرزا غلام نبی صاحب چغتائی گورنمنٹ ہائی سکول قصور	ساری جائیداد
۱۰۸۶	محترمہ اقبال صاحبہ موچی دروازہ لاہور	ساری جائیداد و حق مہر
۱۰۸۷	محترمہ امیر بیگم صاحبہ اہلیہ میاں محمد شفیع صاحب جبل پور	ساری جائیداد
۱۰۸۸	چودھری حاکم علی صاحب مہت پور	ساری زمین
۱۰۸۹	" فضل محمد صاحب	" " "
۱۰۹۰	" کمال الدین صاحب	" " "
۱۰۹۱	" فضل احمد صاحب	" " "
۱۰۹۲	منشی غلام رسول صاحب	" " "
۱۰۹۳	چودھری نظام الدین صاحب	" " "
۱۰۹۴	" محمد ابراہیم صاحب	" جائیداد
۱۰۹۵	" غلام فرید صاحب	" ساری زمین اور دو ماہ کی آمد
۱۰۹۶	" عبدالعزیز صاحب چک سکندر گجرات	" جائیداد اور ایک ماہ کی آمد
۱۰۹۷	قریشی محمد سعید صاحب ضلعدار سرگودھا	وعدہ -/۷۰ روپیہ
۱۰۹۸	میاں محمد دین صاحب چک ۴۶ شمالی سرگودھا	وعدہ -/۳۰
۱۰۹۹	ملک بہادر خاں صاحب ہیڈ ماسٹر چک ۱۱۱ جنوبی	ساری زمین
۱۱۰۰	بابو محمد بخش صاحب سگنیلر نہر سرگودھا	" "
۱۱۰۱	بابو محمد یعقوب صاحب حیدر آباد دکن	ایک ماہ کی آمد
۱۱۰۲	سید عبدالخالق صاحب حیدر آباد دکن	" " "
۱۱۰۳	نائک منظور احمد صاحب ملٹری ملازم	ساری جائیداد اور دو ماہ کی آمد
۱۱۰۴	چودھری محمد ابراہیم صاحب ہائی کورٹ بمبئی	ساری جائیداد
۱۱۰۵	جمعدار برکت علی صاحب ہیڈ کلرک۔ ڈن کرک انڈیا	ساری جائیداد اور سالانہ آمد کا ۱/۱۰
۱۱۰۶	سید غلام شبیر حسین شاہ صاحب جیلانی ملٹری ملازم	ایک ماہ کی آمد
۱۱۰۷	چودھری محمد دین صاحب موضع عزیز پور سیالکوٹ	ساری جائیداد
۱۱۰۸	" محمد ابراہیم صاحب	وعدہ -/۴۰۵
۱۱۰۹	محترمہ عزیز بانو صاحبہ دار الفضل قادیان	سارا زیور اور روپیہ
۱۱۱۰	چودھری غلام محمد صاحب چک ۹۹ شمالی سرگودھا	ساری زمین
۱۱۱۱	حاجی عبداللہ خاں صاحب موضع شکار گورداسپور	" "
۱۱۱۲	محترمہ اہلیہ چودھری فیض عالم خاں صاحب شملہ	وعدہ -/۲۰
۱۱۱۳	بابو عبدالحق صاحب بمبئی	ایک ماہ کی آمد
۱۱۱۴	ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ایم۔ ای فورسنز	ساری زمین اور ساری نقدی
۱۱۱۵	چودھری محمد شفیع صاحب معہ اہلیہ خود لاہور چھاؤنی	ساری جائیداد
۱۱۱۶	" عبدالحمید صاحب سیمنٹ کارخانہ واہ کیمبل پور	" "
۱۱۱۷	" برکت علی صاحب چک ۵۶۵ ضلع لائل پور	" "
۱۱۱۸	" محمد حسین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ قادیان	" "
۱۱۱۹	" غلام حیدر صاحب سوک کلاں۔ گجرات	دو ماہ کی آمد
۱۱۲۰	محترمہ حاکم بی بی صاحبہ	ساری جائیداد
۱۱۲۱	حکیم اللہ دتہ صاحب درگانوالی سیالکوٹ	ساری زمین
۱۱۲۲	چودھری بشیر احمد صاحب سیالکوٹ	" "
۱۱۲۳	" عنایت اللہ صاحب از ہبول پور سیالکوٹ	ساری جائیداد
۱۱۲۴	مرزا احمد شفیع صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان	دو ماہ کی آمد
۱۱۲۵	چودھری محمد شفیع صاحب قریشی پنشنر اوورسیر میانوالی	ساری جائیداد
۱۱۲۶	" غلام مصطفیٰ صاحب معرفت مولوی قمر الدین صاحب قادیان	" "
۱۱۲۷	چودھری شرف الدین صاحب کاہنووان گورداسپور	ساری زمین
۱۱۲۸	ڈاکٹر محمد رمضان صاحب معہ اہلیہ محترمہ کوہاٹ	ساری جائیداد
۱۱۲۹	محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ چودھری فضل الٰہی صاحب کھاریاں	وعدہ -/۸۰۰ روپیہ
۱۱۳۰	چودھری الطاف حسین خانصاحب شاہجہان پور یو پی	وعدہ -/۱۰۰۰ روپیہ ایک ماہ کی آمد
۱۱۳۱	" رحمت اللہ صاحب پٹواری قصبہ راہوں ضلع جالندھر	ساری جائیداد
۱۱۳۲	جمعدار علم الدین صاحب پے فورسنز	ساری جائیداد
۱۱۳۳	محترمہ زینب بی بی صاحبہ اہلیہ بابو محمد فاضل صاحب اوورسیر فیروز پور	حق مہر
۱۱۳۴	چودھری غلام حیدر خاں صاحب حوالدار کلرک	سارا سامان
۱۱۳۵	ڈاکٹر محمد عبداللہ خانصاحب سرائے عالمگیر	ساری جائیداد اور ایک ماہ کی آمد
۱۱۳۶	چودھری حاکم علی صاحب کھاگانوالہ سرگودھا	ساری زمین۔
۱۱۳۷	" سفے خاں صاحب نارووال سیالکوٹ	ساری جائیداد
۱۱۳۸	" نذیر احمد صاحب ڈار بی۔ ای۔ افریقہ	ایک ماہ کی آمد
۱۱۳۹	" عبدالجبار صاحب دلال پور	" " "
۱۱۴۰	" عنایت اللہ صاحب چک نمبر ۵۶۵ لائل پور	ساری جائیداد
۱۱۴۱	" محمد الدین صاحب	" " "
۱۱۴۲	منشی علی احمد صاحب پنڈی بہاء الدین گجرات	" "
۱۱۴۳	چودھری احمد بخش صاحب نارووال سیالکوٹ	" "
۱۱۴۴	محترمہ نواب بی بی صاحبہ بنت چودھری احمد بخش صاحب نارووال سیالکوٹ	حق مہر
۱۱۴۵	چودھری حسین بخش صاحب نارووال سیالکوٹ	ساری جائیداد
۱۱۴۶	میاں اللہ دتہ صاحب	" "
۱۱۴۷	چودھری اسماعیل صاحب فرڈ ریلوے	ایک ماہ کی آمد
۱۱۴۸	چودھری حاجی محمد صاحب پٹواری نہر چارسدہ۔ سرحد	ساری جائیداد اور ایک ماہ کی آمد۔

(انچارج تحریک جدید)

رسالہ فرقان کے متعلق ضروری اعلان

ماہ نومبر میں رسالہ اس لئے شائع نہیں کیا جا سکا کہ مکرم جناب چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کا ایک نہایت دلچسپ اور زبردست مدلل مضمون موصول ہوا۔ اور وہ تفصیل کی وجہ سے طویل ہے۔ یہ تجویز کی گئی کہ اسے اکٹھا شائع کیا جائے۔ اس لئے دسمبر کا فرقان سالانہ نمبر ہوگا۔ جو ہر سہ اختلافی مسائل کے متعلق مبسوط اور نادر بحث پر مشتمل ہوگا۔ خریداران کرام کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ یہ رسالہ انہیں ۲۰ دسمبر کو ڈاک میں بھیج دیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ اس نمبر کی قیمت علیحدہ طور پر آٹھ آنے مقرر ہے۔ جو دوست جس مقدار میں طلب فرمانا چاہیں ان کی اطلاعات دفتر رسالہ فرقان میں ۱۰ دسمبر ۱۹۴۴ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ اس کے بعد آنے والی کسی اطلاع کی تعمیل نہ ہو سکے گی۔ قیمت اطلاع کے ساتھ بھیجی جاوے۔ (ابوالعطاء جالندھری

مینجر رسالہ فرقان)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

میری خوشدامن صاحبہ کی وفات

میری محترمہ خوشدامن بختاور بی بی صاحبہ جن کی وفات قادیان میں ۲۰ ستمبر بعمر ۸۰ سال ہوئی۔ اور مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئیں۔ ایک خواندہ پارسا منکسر المزاج احکام شرعیہ کی پابند اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ہر دو خلفاء سے والہانہ عقیدت رکھنے والی عورت تھیں۔ سن بلوغت سے تا دم وفات تمام عمر صوم وصلوٰۃ کی پابند رہیں۔ اور جب ۱۲۸۷ھ مطابق ۱۹۰۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی۔ تو علاوہ نماز پنجگانہ نماز تہجد بھی بلاناغہ پڑھتی رہیں۔ ان کی واقف کار مستورات جانتی ہیں۔ کہ مرحومہ نے ساری عمر نہ کسی سے سخت کلامی کی۔ اور نہ کسی کو ان سے شکایت ہوئی۔ سارا دن آپ کا تلاوت قرآن وتعلیم میں گذرتا۔ یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرتی رہتیں۔ مرحومہ باوجود غریب ہونے کے ہر سال علاقہ سرگودھا سے جلسہ سالانہ پر قادیان آتیں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشاد پر عمل کرنا اور مستورات کو سنانا آپ کا شیوہ تھا۔ جب خاکسار کو حضرت مصلح موعود علیہ السلام نے ۱۹۱۴ء کے آخر میں قادیان بلا لیا۔ تو مرحومہ میرے ہاں دو تین ماہ ہر سال آکر رہتیں۔ اور ۱۹۲۸ء سے اپنی مستقل رہائش قادیان میں ہی اختیار کرلی۔ آپ سخی بھی تھیں۔ قادیان آکر بھی ان کی یہی عادت تھی۔ اپنے ہاتھ سے پکاتیں۔ اور مہمانوں کو کھلاتیں۔ اور سائلوں کو خیرات دیتیں جب مرحومہ اور ان کے خاوند نے ۱۹۰۶ء میں بیعت کی۔ تو اس وقت انکی بڑی بیٹی کی منگنی اپنی سادات برادری کے ایک متمول خاندان کے لڑکے سے ہو چکی تھی۔ دونوں میاں بیوی نے جب دیکھا۔ کہ وہ احمدی نہیں ہوتے۔ تو یہ فیصلہ کیا۔ کہ اس لڑکی کا نکاح کسی متقی عالم احمدی سے کریں۔ سادات سے اگر مل جائے۔ تو بہتر۔ ورنہ جس قوم کا ہو۔ متقی ہو۔ ہم خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے اس سے شادی کر دیں گے۔ اس وقت لڑکی کی عمر ۱۳ سال کی تھی۔ کہ ایک احمدی عالم جس کی عمر ۳۳ سال کی تھی۔ اور اسکی پہلی بیوی فوت ہو گئی تھی۔ میرے خالو مرحوم حافظ غلام رسول کے ہمراہ چک ۹۸ شمالی سرگودھا میں آکر اس لڑکی کے رشتہ کا خواہاں ہوا۔ میاں بیوی نے مشورہ کرکے یہ فیصلہ کیا۔ کہ یہ عالم ہے۔ آؤ اس شرط پر اس سے لڑکی کا نکاح کردیں۔ کہ وہ نکاح کرکے ہمارے پاس رہے۔ اور قرآن شریف کا ترجمہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب ہمیں پڑھا دے۔ چنانچہ اسی شرط پر محترم حافظ صاحب مرحوم نے نکاح کا اعلان کیا۔ اور وہ مولوی صاحب اس علاقہ میں ۶-۷ سال رہے۔ اور بہت سے احباب نے ان سے قرآن شریف کا علم حاصل کیا۔ اور کئی احمدی ہوئے۔

مرحومہ اس بات کو یاد کرکے خوش ہوتی تھیں۔ یہ ایک ایسی قربانی ہے۔ کہ ناطہ رشتوں میں اگر ہماری بہنیں اور بھائی اس طرح کا نمونہ اختیار کریں۔ تو بہت سی مشکلات کم ہو سکتی ہیں۔

احباب سے میری درخواست ہے۔ کہ مرحومہ خوشدامن کے لئے بلندیٔ درجات کی دعا فرماویں۔

خاکسار محمد ابراہیم بقاپوری

وہاں بھی وہ موجود تھے

ہندوستانی فوج کے دو نہتے ملازموں نے سات مسلح سپاہیوں کو گرفتار کرلیا

فوج کے دو نہتے ہندوستانی ملازموں نے جن میں سے ایک باورچی اور ایک بہشتی تھا۔ شمالی افریقہ کی لڑائی میں سات مسلح محوری سپاہیوں کو گرفتار کرکے ایک یادگار کارنامہ دکھایا۔

یہ ملازم آہستہ آہستہ ایک خندق کی طرف بڑھ رہے تھے۔ کہ اچانک سات جرمن اور اطالوی سپاہیوں میں گھر گئے۔ جن کے پاس رائفلیں اور ٹامی گنیں موجود تھیں۔ انہوں نے پکار کر "دشمن" کہا۔ اور اپنی خندق کی طرف سر چھپانے کو بھاگے۔ دشمن کے سپاہیوں نے سمجھا۔ کہ ان پر حملہ کیا جا رہا ہے۔ اور اپنے ہتھیار ڈال کر ہاتھ اٹھا دیئے۔

پھر یہ باورچی اور بہشتی اپنے قیدیوں کو لے کر بڑی شان سے بریگیڈ ہیڈ کوارٹر پہنچے۔ اور برطانوی سپاہیوں نے تالیاں بجا کر ان کا استقبال کیا۔

آپ ہندوستانی فوج میں بھرتی ہونے کے متعلق پوری تفصیلات کسی ریکروٹنگ آفس (بھرتی دفتر) سے معلوم کر سکتے ہیں

۹۵

ضرورت

ایک بی۔ ایس۔ سی کیمسٹ یا ایم۔ ایس سی کی ضرورت ہے۔ جسکو لیبارٹری میں بطور اسسٹنٹ کے کام کرنا ہوگا۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائیگی درخواستیں بنام پریسیشن مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان آنی چاہئیں

ضرورت ہے

بدر کیمیکل انڈسٹریز لمیٹڈ قادیان کے لئے چند ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو ایم۔ ایس۔ سی۔ (کیمسٹری) اور بی۔ ایس۔ سی (کیمسٹری) ہوں۔ خواہ وہ ٹرینڈ ہوں۔ یا ان ٹرینڈ۔ انہیں لیبارٹری میں ٹیکنیکل ٹریننگ دی جائے گی۔

لیبارٹری میں ویکسین۔ کیمیکلز۔ اور فارموسیوٹیکل پریپریشنز کا کام ہوگا۔ اسی طرح کوالیفائڈ ڈاکٹروں کی بھی ضرورت ہے۔ بنارس یونیورسٹی کے فارموسیوٹیکل کورس پاس شدہ کو ترجیح دی جائے گی۔

کارخانہ بدر کیمیکل انڈسٹریز لمیٹڈ گورنمنٹ آف انڈیا کی خاص منظوری سے ایک لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے جاری کیا گیا ہے

احمدی نوجوانوں کو ترجیح دی جائے گی۔ لیکن دیگر مذاہب کے نوجوان بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ دیگر ضروری کوائف درخواست کرنے پر ارسال ہوں گے۔ نیز ایک جلد ساز کی بھی ضرورت ہے۔

درخواستیں بنام

منیجر بدر کیمیکل انڈسٹریز لمیٹڈ قادیان

شیطان کانفرنس

مصنفہ ابوداؤد ایم۔ ایس۔ اسلم

مصلح موعود کے اعلان کے ساتھ ہی شیطانی فوجوں میں کھلبلی پڑگئی

اگر آپ شیطان اور اس کے گروہ کی بے چینی کا لطف اٹھانا چاہتے ہیں۔ تو "شیطان کانفرنس" کا مطالعہ کریں

اس پر لطف مذہبی ناول کی مقبولیت کی حد ہو گئی۔ صرف ایک سو کاپی باقی رہ گئی ہے۔ اس نے تھوڑے ہی عرصہ میں ملک کے طول وعرض میں شور برپا کردیا۔

قیمت ۶/ صرف علاوہ محصولڈاک

اسلم سنز دار الفضل قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۲۲ نومبر۔ جزیرہ لیٹے میں جاپانیوں نے لیمان شہر کے جنوب میں سڑکوں کی ان رکاوٹوں پر حملہ کیا جو امریکن فوج نے کھڑی کر رکھی ہیں۔ امریکن فوج نے اس حملہ کو روک لیا۔ اور شہر پر برابر دباؤ ڈال رہی ہے۔ مغربی حصہ میں موسم کی خرابی کے باعث سرگرمیوں میں کچھ رکاوٹ رہی۔ کل اتحادی ہوائی جہازوں نے امواپ میں جہاز ساز کارخانوں پر حملہ کیا نیز ناگن پر بھی حملے کئے گئے۔

دہلی ۲۲ نومبر۔ شمالی برما میں بھامو کے لئے بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے جاپانیوں نے پرلی بڑے زور کا حملہ کیا۔ مگر انہیں پیچھے دھکیل دیا گیا۔

لنڈن ۲۲ نومبر۔ روسیوں نے بالٹک میں جزیرہ پر ایک نیا حملہ کیا یعنی خلیج ریگا میں اوزیل کے جزیرہ پر۔ اس جزیرہ پر قبضہ ہو جانے سے خلیج ریگا میں روسی جہاز بلا روک ٹوک آ سکیں گے۔ اس جزیرہ کا صرف پانچ میل ٹکڑا اب جرمنوں کے قبضہ میں رہ گیا ہے۔

لنڈن ۲۲ نومبر۔ اتحادی فوجیں دریائے رائن کے بیس میل لمبے علاقے میں مضبوطی سے پاؤں جما چکی ہیں۔ نیسری امریکن فوج کے دستے جرمنی میں گیارہ میل لمبے محاذ پر لڑ رہے ہیں۔ اور اس وقت دریائے سار سے صرف ایک میل کے فاصلہ پر ہیں۔ جرمنوں کا بیان ہے کہ انہوں نے آخن کے شمال مشرق میں ایک علاقہ خالی کر دیا ہے۔ کل ۲۳۰۰ امریکن بمباروں اور فائٹروں نے جرمنی میں تیل کے کارخانوں پر حملے کئے

دہلی ۲۲ نومبر۔ سنٹرل اسمبلی کا بجٹ سیشن ۵ فروری سے شروع ہوگا۔

الہ آباد ۲۲ نومبر۔ دسمبر کے پہلے ہفتہ میں نان پارٹی کانفرنس کی سٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس یہاں منعقد ہوگا۔

لنڈن ۲۲ نومبر۔ نیوز کرانیکل کو ایک ڈچ عورت کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ہٹلر اب ٹوکیو میں ہے۔ یہ عورت اتحادی مورچوں پر پہنچ گئی ہے اس کی یہ بھی اطلاع ہے کہ ہٹلر کے وہاں جانے کا مقصد یہ ہے کہ جاپانیوں کو اس بات پر آمادہ کرے کہ وہ مشرق سے روس پر حملہ کر کے یورپین جنگ میں اپنی پوری طاقت لگا دیں۔

لنڈن ۲۲ نومبر۔ جرمن نیوز ایجنسی کا اعلان ہے کہ سٹراسبورگ سے ۳۵ میل کے فاصلے پر واقع سلسلہ رسل و رسائل کے ایک اہم مرکز سار برگ کی گلیوں میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ آخن کے محاذ پر ایک سیکٹر جرمنوں نے خالی کر دیا ہے۔ اس وقت ... امیل لمبے محاذ پر جرمن فوجیں پسپا ہو رہی ہیں۔ کئی جگہ پر جرمنوں کی یہ پسپائی غیر منظم ہے۔ اور فرانسیسی کئی مقامات پر آگے بڑھ گئے ہیں۔

بمبئی ۲۲ نومبر۔ بمبئی کرانیکل کا جنگی نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ برما کی جنگ کا ایک پہلو یہ ہے کہ جاپانیوں نے مرکزی برما میں ہندوؤں کو ٹریننگ دینے کے لئے باقاعدہ سکول کھول رکھے ہیں۔ عام رنگروٹوں کی طرح ٹریننگ کے بعد وہ تربیت یافتہ لڑاکے سپاہی بن جاتے ہیں۔ سامان جنگ کی باربرداری کے لئے وہ ہاتھیوں کا انتظام کرتے ہیں۔ جن ہندوؤں کو تربیت دی جاتی ہے وہ درختوں پر چھپ کر بیٹھ جاتے ہیں اور دشمن پر دستی بم پھینکا کرتے ہیں۔

پٹنہ ۲۲ نومبر۔ گورنر بہار نے فیصلہ کیا ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ و بلدیات کے انتخابات میں مسلمانوں کو جداگانہ انتخابات کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ حال ہی میں متعدد لیگیوں کا ایک وفد گورنر کے پاس گیا تھا۔ اور ڈسٹرکٹ بورڈ اور بلدیات کے انتخابات میں مسلمانوں کے لئے علیحدہ انتخابات کی خواہش ظاہر کی تھی۔ گورنر نے اس کے مطالبات کو منظور کرنے سے اپنی مجبوری کا اظہار کیا۔ اور جواب میں کہا کہ مسلمانوں کے لئے نشستیں مخصوص کی جاسکتی ہیں۔ لیکن جداگانہ انتخابات کا موقع نہیں دیا جاسکتا۔ ان حالات کے پیش نظر مسلم لیگ نے فیصلہ کیا کہ ایسے انتخابات کا مقاطعہ جو آل انڈیا مسلم لیگ کی ہدایات کے مطابق ۱۹۳۷ء میں شروع کیا جا چکا تھا۔ اور جس کی تصدیق صوبائی مسلم لیگ نے کی تھی جاری رکھا جائے کوئی مسلمان نہ تو ایسے انتخابات میں حصہ لے اور نہ ایسے ڈسٹرکٹ بورڈوں اور بلدیات میں نامزد ہونا منظور کرے۔

واشنگٹن ۲۲ اکتوبر۔ یونان میں کمیونسٹوں نے زبردست شورش مچا رکھی ہے۔ ایتھنز اور اس کے نواحی علاقے پر حکومت کا قبضہ ہے۔ باقی ماندہ علاقوں میں کمیونسٹوں کا زور ہے۔ ابھی تک کمیونسٹوں نے ہتھیار واپس نہیں کئے۔ حالانکہ حکومت کی طرف سے مدت سے اس کا مطالبہ کیا جا چکا ہے

برسلز ۲۲ نومبر۔ بلجیم کی تحریک اندرونی مزاحمت کے ممبروں نے حکومت کے اس حکم کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر جس کے ذریعہ پرائیویٹ فوجوں کو غیر مسلح کر دیا گیا ہے الاسٹ کے جیل خانہ کو توڑ کر پانچ سو غدار نظربندوں کو رہا کرا لیا۔ ان میں سے اکثر پکڑے گئے۔ کچھ ٹریم کار پر سوار ہو کر برسلز چلے گئے۔ ان کی تلاش جاری ہے۔ گورنمنٹ کے حکم کے خلاف کل مظاہرے بھی ہوئے

گوجرہ ۲۲ نومبر۔ گندم فارم نمبر ۵۹۱ ۹/۹/۔ چنے ۱۱/۱۱/۔ نورید ۱/۰/۔ مکئی ۸/۸/۔ باجرہ ۹/۱۲/۔ لال مرچ ڈنڈی دار ۲۶/۱۲/۔ ڈنڈی ٹوک ۲۳/۱۲/۔ گڑ دھ ۹/ تا ۹/۱۰/۔ شکر ۱۷/۸/۔ تا ۱۴/۴/۔ ماش ۱۲/۱۲/۔ مونگی ۱۲/۱۲/۔

پیرس ۲۲ نومبر۔ جنرل لکن نے جو کرنل آج ایک انٹرویو میں کہا کہ جرمن فوج دریائے رائن کے مغرب میں جہاں علاقہ روہر کے سلسلے خطرہ ہے فیصلہ کن لڑائی لڑے گی اس امر کی کوئی علامت نہیں کہ جرمنوں کے حوصلے پست ہو گئے ہیں امن حاصل کرنے کے لئے ہمیں دوزخ کی سی لڑائی لڑنی پڑے گی۔

لنڈن ۲۲ نومبر۔ آج کے ایک جنگی اعلان میں بیان کیا گیا ہے کہ البانیہ کے محب وطن رضاکارانہ فوجی دستوں نے ملک کے پایہ تخت پر حملہ کر کے اسے آزاد کرا لیا ہے۔ اس کے علاوہ ایک مشہور بندرگاہ پر جو ایک اہم چھاؤنی ہے قبضہ کر لیا ہے۔

ماسکو ۲۲ نومبر۔ روس کے سرکاری اخبار "وادا ہیڈ ورکنگ کلاس" نے اپنے ہیڈنگ آرٹیکل میں حکومت ترکیہ پر نکتہ چینی کی ہے اس نے الزام لگایا ہے کہ ترکیہ کی حکومت عارضی صلح کی شرائط پر عمل نہیں کر رہی۔

لنڈن ۲۲ نومبر۔ جنرل آئزن ہاور نے امریکی سپاہیوں کو حکم دیا ہے کہ وہ کسی جرمن سے کوئی تعلق نہ رکھیں۔ کسی نازی کو "گڈ مارننگ" کہنے پر ۱۶ پونڈ جرمانہ ہوگا۔ کسی جرمن سے راستہ دریافت کرنا۔ جرمن بچوں سے زیادہ بات چیت کرنا اور جرمن لڑکیوں سے ملاقات کرنا یا جرمنوں کے گھروں میں جانا بھی جرم ہے۔

نئی دہلی ۲۲ نومبر۔ اس امر کا امکان ہے کہ مسٹر جگلا پرشاد سری واستو ممبر انگیز یکٹو کونسل جنگی وزارت کے ممبر مقرر کئے جائیں گے۔ ان کی جگہ غالباً ڈاکٹر امبیدکر کو محکمہ خوراک کا انچارج بنایا جائے گا۔

ماسکو ۲۲ نومبر۔ رائٹر کا بیان ہے کہ بوڈاپسٹ میں جرمن فوجیں سخت مقابلہ کر رہی ہیں۔ شمال مشرقی محاذ پر بہت سی جرمن فوج محصور ہو گئی ہے اور گھمسان کی جنگ لڑی جائے گی۔

لنڈن ۲۲ نومبر۔ رومانیہ کا سابق بادشاہ کیرول اور میڈم لوپسکو ارجن ٹائن کے ایک جہاز پر سوار ہو کر وہاں پہنچ گئے ہیں۔

لنڈن ۲۲ نومبر۔ کاؤنٹ کولس گرنڈی جو برطانیہ میں اطالوی گورنمنٹ کا نمائندہ مقرر ہوا ہے۔ بذریعہ ہوائی جہاز یہاں پہنچ گیا ہے اس کا درجہ سفیر کا ہوگا۔ مگر اسے یہ لقب حاصل نہیں ہوگا۔

امرت سر ۲۲ نومبر۔ سونا ۶۷/۸/۰ پونڈ ۰/۰/۵۴۔ چاندی ۔۔۔ ۱۱۹

لنڈن ۲۲ نومبر۔ سوئس ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ فرانسیسی فوج دریائے رائن پر پل باندھنے میں مصروف ہے یہ پل مولوس کے جنوب مشرق میں باندھے جا رہے ہیں۔

نئی دہلی ۲۲ نومبر۔ ہوم ممبر نے سوالات کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ نہم اگست ۱۹۴۲ء کو کانگرسی تحریک کے سلسلہ میں سزائے قید بھگتنے والے لوگوں کی تعداد ۱۰۲۵۶ تھی۔

لنڈن ۲۲ نومبر۔ اٹلی میں آٹھویں فوج اوزیلی مغربی علاقہ میں کچھ اور آگے بڑھ گئی ہے۔ پانچویں فوج نے دشمن کے کئی جوابی حملے روک دئے

لنڈن ۲۲ نومبر۔ بلیفورٹ کے درہ میں داخل ہونے والی امریکن فوج کوشش کر رہی ہے کہ دشمن کے پیچھے ہٹنے کے راستے کاٹ دے

تریاق کبیر

کھانسی۔ نزلہ۔ دردسر۔ بچھو اور سانپ کے کاٹے کے لئے ذرا سا لگا دیجئے
ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے
قیمت بڑی شیشی تین روپے۔ درمیانی شیشی عہ۸۔ چھوٹی شیشی ۱۱ر
ملنے کا پتہ:-
دواخانہ خدمت خلق قادیان

لنڈن ۲۲ نومبر۔ ہنگری کے شمال مشرق ... کر لیا ہے جس میں والے لٹ کا اہم ریلوے ... ٹ لیا ہے۔